سید احمد شہید

اور

شاہ اسماعیل شہید

(ہندوستان کی مختصر تاریخ، اور انگریزوں کے خلاف جہاد کا مختصر تذکرہ)

تالیف:

احسان اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید:.......

پہلے یہ جان لیجیے کہ یہ حضرات کہاں پیدا ہوئے، اور ان کا وطن کونسا تھا؟

دونوں حضرات ہندوستان میں پیدا ہوئے:.......

یہ دونوں حضرات ہندوستان میں پیدا ہوئے، سید احمد صاحب بریلی میں پیدا ہوئے، اور شاہ اسماعیل شہید صاحب دہلی میں پیدا ہوئے، اسی لیے انھیں اسماعیل دہلوی بھی کہتے ہیں، ان دونوں حضرات کا وطن ہندوستان تھا۔

اب ہم آپ کے سامنے ہندوستان کی مختصر تاریخ پیش کرتے ہیں، تاکہ آپ کو حالات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

ہندوستان کی مختصر تاریخ:.......

۷۱۲ء میں سندھ میں محمد بن قاسم کے حملے سے ۹۰ سال قبل ہند میں اسلام پھیل چکا تھا، اس کی تفصیل میں نہیں جاتے، مختصر بات یہ ہے کہ ہندوستان پر مسلمانوں نے ایک ہزار برس کی طویل حکومت کی، مسلمان اعلی عہدوں پر فائز تھے، سب کچھ مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا، پھر ۱۶۰۰ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی ہندوستان آئی، اور اپنی عیاری و مکاری سے مختلف ریاستوں پر قابض ہوگئی، پھر ۱۷۶۵ء میں انھیں تمام دیوانی حقوق مل گئے، جس سے کمپنی مزید مستحکم ہوگئی، مگر اس وقت بھی مسلمان اعلی عہدوں پر فائز تھے، اور سرکاری زبان بھی فارسی ہی تھی، لیکن ۱۷۸۳ء میں بہت سے عہدے انگریزوں کیلئے مختص کر دیے گئے، پھر کچھ عرصے بعد یہ کہا گیا، کہ ہر شخص اپنی ملکیت کے کاغذات چیک کروائے، اس بہانے بھی بے شمار مسلمانوں کی جائیدادیں ضبط کر لی گئی، پھر ۱۸۳۷ء میں مسلمانوں کو ملازمتوں سے ہٹانے کیلئے فارسی کی جگہ انگریزی اور دیگر صوبائی زبانوں (آڑیہ، بنگالی، مراٹھی) میں دفتری کام شروع کر دیا گیا، جس سے ہزاروں مسلمانوں کو ملازمت سے

ہاتھ دھونا پڑے، پھر اسلامی ضابطہ فوجداری کی جگہ تعزیرات ہند کے نفاذ نے تو رہی سہی مسلمانوں کی حالت بھی ختم کر دی، انگریز ہر بار مسلمانوں کی بربادی کا نیا منصوبہ لے کر آتے تھے، پھر یہ بھی ستم تھا، کہ انگریز برتن، کپڑا ،گھوڑے وغیرہ انگلستان سے لاتے تھے،اور ملک کی تمام پیداوار کو خرید کر، غلے کی قیمت اور سپلائی پر اجارہ داری قائم کر لیتے تھے،تاکہ مخلوق خدا ان کی محتاج ہو جائے، ایک بات بڑی قابل توجہ ہے، یاد رکھیں! دوسرے مذہب کے باشندوں پر حکومت کرنا کافی مشکل ہوتا ہے،اس لیے انگریز نے مذہبی جذبے کو ختم کرنے کیلئے مختلف منصوبے بنائے ،مسلمانوں کو خنزیر اور ہندوؤں کو گائے کی چربی والے کارتوس دیے جاتے تھے، جو منہ سے کاٹنے پڑتے تھے،مسلمانوں کے ختنہ پر پابندی عائد کر دی گئی،اس کے علاوہ جو ظلم کے پہاڑ انھوں نے ہندوستانیوں اور بالخصوص مسلمانوں پر ڈھائے ،اس کی مثال نہیں ملتی ،زندہ مسلمانوں کو سور کی چربی میں سلوا کر گرم تیل میں پھینکوا دیا، فتح پور مسجد سے لے کر قلعہ کے دروازے تک درختوں کی شاخوں پر مسلمانوں کی لاشوں کو لٹکا دیا، علماء، سرداروں اور نوابوں کی جائیدادیں ضبط کر کے انھیں تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

علماء نے فتویٰ جہاد صادر کیے:......

ایسے حالات نے مسلمانوں کے دلوں میں انگریز حکومت کے خلاف نفرت و کراہیت کے جذبات اور تیز کر دیا، علامہ فضل حق خیر آبادی اور دیگر علماء اسلام نے انگریز حکومت کے خلاف فتویٰ جہاد صادر کیے، یوں تو انگریز حکومت کے ہندوستان میں تسلط کے بعد ہی مسلمان ان کے خلاف برسر پیکار تھے،مگر دن بدن اسکی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔

انگریز حکومت کا مسلمانوں سے سوتیلا رویہ:......

انگریز حکومت کا مسلمانوں سے یہ سوتیلا رویہ صرف اس لیے تھا کہ وہ اپنے مذہبی امور پر سمجھوتہ کرنے کو تیار نہ تھے، انگریز حکومت کے اعلیٰ عہدیدار یہ محسوس کر چکے تھے، کہ مسلمان انکی حکومت کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہیں ،کیونکہ ۱۷۵۷ء کی جنگ پلاسی اور ۱۷۹۵ء کی جنگ میسور کی قیادت بھی مسلمانوں ہی نے کی تھی ،اس لیے

انھوں نے مسلمانوں میں سے ہی کچھ مذہبی لوگ اپنے ساتھ ملا لیے، جو ایجنٹ کے طور پر ان کا کام کرتے تھے ،ان ایجنٹوں نے ایسے حالات میں مختلف اختلافی موضوعات پر کتابیں لکھی، جس سے فرقہ واریت کو ہوا ملی، ،اور انکی قوت ٹوٹنے لگی، ان ہی ایجنٹوں نے انگریزی فوج کے راستے کی سنگلاخ چٹانوں میں شگاف ڈالے ،اور انگریز فوج کے لیے راستے صاف کیے، ہم ان لوگوں کا تذکرہ بھی ضرور کریں گے۔

اس دور میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے نمایاں کردار ادا کیا، اللہ تعالی ان حضرات کو اس کی جزا دے۔ آمین

سید احمد شہید کا مختصر تعارف:......

۱۷۸۶ء میں پیدا ہوئے، ۱۸۲۱ء میں حج کیلئے گئے، تین سال وہی قیام کیا، ۱۸۲۴ء میں واپس آئے اور جہاد کی تیاری شروع کر دی، وہاں تین سال میں ایسا کیا ہوا، کہ واپس آتے ہیں جہاد کی تیاری شروع کر دی، اس دور میں حجاز میں کیا ہو رہا تھا، ان باتوں کو سمجھنے کیلئے، حجاز کے سیاسی پس منظر کو دیکھنا ضروری ہے، مگر ہم اپنی تحریر کو مختصر سے مختصر رکھنا چاہتے ہیں، اس لیے ہم اس کا ذکر نہیں کرتے، ۱۸۳۱ء میں سکھوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

ہم سید صاحب کی انگریز دشمنی اور جہاد کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سید صاحب کا انگریز کے خلاف اعلان جنگ:......

سید احمد صاحب نے کس جرات اور بہادری سے انگریز حکومت کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا، ان ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں: سید صاحب نے (خود) یہ اعلان کر رکھا تھا، کہ سرکار انگریز سے ہمارا مقابلہ نہیں، اور نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے (مقالات سعیدی، ص ۴۸۸)

ناقابل تردید حوالہ جات دیکھنے کیلئے "مقالات سعیدی" ملاحظہ فرمائیں، یہ کتاب ایک جلد میں فرید بک سٹال ،لاہور نے شائع کی ہے۔

شاہ اسماعیل شہید کا انگریز کے خلاف اعلان جنگ:.......

آپ نے سید احمد شہید صاحب کا اعلان ملاحظہ فرمایا: اب ذرا شاہ اسماعیل شہید صاحب کا اعلان بھی ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں

مولوی اسماعیل صاحب نے اعلان کر رکھا تھا، کہ انگریزی سرکار پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے، نہ ہمیں ان سے کچھ مخاصمت ہے (مقالات سعیدی، ص۴۹۳)

آپ نے غور کیا، شاہ اسماعیل شہید صاحب نے اعلان کیا تھا ہمیں انگریز سے کچھ مخاصمت نہیں، ہوسکتا ہے ،مخاصمت کا لفظ کچھ لوگوں کو سمجھ نہ آیا ہو، تو لیجیے ہم مخاصمت کا معنی بتاتے ہیں: دشمنی، مخالفت، عداوت (فیروز اللغات)

نواب صدیق حسن کی شہادت:.......

نواب صدیق حسن صاحب لکھتے ہیں: حضرت شہید کا جہاد انگریزوں کے خلاف نہیں تھا (مقالات سعیدی، ص ۴۹۸)

پھر ان کا جہاد کن کے خلاف تھا، ان کے قریب کے زمانہ کے سر سید احمد خان کی زبانی سنیے:

سر سید احمد خان کی شہادت:.......

سر سید احمد خان لکھتے ہیں:
شاہ اسماعیل دہلوی ایک مرتبہ کلکتہ میں سکھوں پر جہاد کا وعظ فرما رہے تھے، کہ اثنائے وعظ میں کسی شخص نے ان سے دریافت کیا، کہ تم انگریزوں پر جہاد کرنے کا وعظ کیوں نہیں کرتے، وہ بھی تو کافر ہیں؟
اس کے جواب میں مولوی محمد اسماعیل نے فرمایا: انگریزوں کے عہد میں ہمیں کچھ اذیت نہیں ہوتی، اور چونکہ ہم ان کی رعایا ہیں، اس لیے ہم پر اپنے مذہب کی رو سے یہ بات فرض ہے کہ انگریزوں سے جہاد کرنے میں ہم شریک نہ ہو (مقالات سعیدی، ۴۹۳)

سر سید احمد خان صاحب کے بیان سے واضح ہو گیا، کہ ان کا جہاد انگریزوں کے خلاف نہیں تھا، البتہ سر سید احمد خان کے ۱۱۷ سال بعد لوگوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی، کہ ان کا جہاد انگریزوں کے خلاف تھا۔

انگریز کے خلاف جہاد کا پختہ ثبوت:......

سر سید احمد خان لکھتے ہیں:
ایک اور بڑا پختہ ثبوت اس بات کا کہ حضرت سید احمد اور آپ کے مجاہدین کی نیت یا ارادہ یا خیال ہر گز نہ تھا، کہ انگریزوں سے جہاد کیا جائے ....(وہ یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں) سید احمد شہید کے گروہ کا ایک شخص بھی شریک نہ ہوا (مقالات سعیدی، ص ۵۰۰)
یہ تو سر سید کی شہادت تھی۔ اب ہم سید احمد شہید کا اپنا خط پیش کرتے ہیں

وفات سے سال قبل سید احمد صاحب کا خط:......

سید احمد صاحب کی وفات سے ایک سال پہلے کا خط ملاحظہ فرمائیں:
ہم صرف لمبے بال رکھنے والے سکھوں سے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہیں، نہ کہ کلمہ گویان اسلام سے، نہ سرکار انگریزی سے (مقالات سعیدی، ص ۵۳۹)

فائدہ:......

ان کا جہاد انگریز کے خلاف نہیں تھا، بلکہ سکھوں اور سرحد کے مسلمان پٹھانوں کے خلاف تھا، کیونکہ یہی دو سخت جنگجو تھے، اور انگریز فوجوں کی راہ میں رکاوٹ تھے، اور یہ دو حضرات ان فوجوں کا راستہ صاف کرنے پر مامور تھے، جب ہی تو دہلی میں مشترکہ دشمن انگریز کو چھوڑ کر دو ہزار میل دور سکھوں اور پٹھانوں سے لڑنے چلے گئے۔

مزید کچھ باتیں قابل توجہ ہیں

انگریز کے وفادار:......

انگریز کو ان کی وفاداری پر کس قدر بھروسہ تھا کہ ان کے جہاد کے چندہ جمع کرنے پر بھی پابندی نہیں لگائی

علامہ سعیدی لکھتے ہیں: انگریزی سلطنت میں چندہ جمع ہو کر برابر مجاہدین کو پہنچتا رہا (مقالات سعیدی، ص ۴۹۵)

اور یہ جہاد مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ صرف انگریز کیلئے تھا، جب ہی تو ان ہی کے حکم سے شروع اور ختم ہوا، اور اسلحہ بھی ان ہی کا استعمال ہوا۔

انگریز کا سکھوں سے معاہدہ ہوا تو:......

علامہ سعیدی لکھتے ہیں

جب سید احمد کے جہاد سے سکھوں کا زور ٹوٹ گیا، تو ۱۸۴۸ء میں سکھوں اور انگریزوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا، تو انگریز نے مجاہدین کو جہاد سے روک دیا (مقالات سعیدی، ص ۴۹۶) جو ہی انگریز کا حکم موصول ہوا، سید صاحب اور اسماعیل شہید صاحب نے یک لخت جہاد موقوف کر دیا (مقالات سعیدی، ص ۴۹۶)

جنگ بند کی تو کس نے دعوت کی، کس نے انعام دیا، خود ملاحظہ فرمائیں:

جہاد کے بعد ہتھیار کہاں گئے:.......

علامہ سعیدی لکھتے ہیں: مجاہدین نے لڑائی بند کردی، ہتھیار سرکار کے پاس جمع کروادیے، اور قیمت وصول کرلی ،انگریزوں سے شاندار استقبال کیا اور خوب دعوتیں کیں (مقالات سعیدی، ص ۴۹۶)

ہم نے جان بوجھ کر مقالات سعیدی کا حوالہ دیا، تاکہ عوام اس کتاب کی طرف رجوع کرے، اگر ہم دوسروں کی کتب کے حوالے دیتے، تو لوگ ان کی کتابیں پڑھتے، اور ان کے طلسم میں آجاتے، ساتھ مذکورہ کتاب میں اصل حوالہ جات بھی ہیں ان پر وارد ہونے والے تمام شکوک وشبہات کے جوابات بھی ہیں۔

شاہ اسماعیل شہید اور احمد رضا بریلوی:.......

ہم نے کافی تذکرہ سید احمد صاحب کا کردیا، اسماعیل دہلوی صاحب نے اس دور میں مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا کرنے کیلئے، چند فتنہ انگیز کتابیں لکھیں، جس سے مسلمان ٹکڑوں میں بٹ گئے، یہ ہندوستان کے مسلمانوں میں فرقہ واریت عام کرنے والی پہلی کتاب تھی، کمال کی بات یہ ہے کہ اسماعیل دہلوی صاحب کی وفات کے ۲۶ سال بعد امام احمد رضا خان صاحب پیدا ہوئے، انھوں نے اسماعیل دہلوی صاحب کی کتابوں کے جوابات دیے، اور اسماعیل دہلوی صاحب کیلئے جو حکم شرعی بنتا تھا، وہ بیان فرمایا، لیکن مشہور یہ کیا گیا کہ احمد رضا بریلوی نے مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کردیا، پھر اسی پر بس نہیں کی، بلکہ کہا وہ انگریز کے ایجنٹ بھی تھے۔

انگریز کا ایجنٹ احمد رضا بریلوی:.......

ہم صرف دو باتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں، جو صاحب انصاف کیلئے کافی ہیں

ہفت روزہ الفتح میں ہے:

(اعلیٰ حضرت) وہ انگریز اور انکی حکومت کے اس قدر کٹر دشمن تھے، کہ (خط کے) لفافے پر ہمیشہ الٹا ٹکٹ لگاتے تھے، اور برملا کہتے تھے، میں نے جارج پنجم کا سر نیچا کر دیا، انہوں نے زندگی بھر انگریزوں کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کیا (ہفت روزہ الفتح، ۲۱ مئی ۱۹۷۶، ص ۱۷)

میں انگریز حکومت کو ہی تسلیم نہیں کرتا:......

انگریز عدالت نے انھیں طلب کیا، مگر انھوں نے توہین عدالت کے باوجود حاضری نہ دی، اور کہا میں انگریز حکومت کو ہی تسلیم نہیں کرتا، اس کے عدل وانصاف کو کیسے تسلیم کرلوں (ہفت روزہ، الفتح، ۲۱ مئی، ۱۹۷۶)

ہم چاہنے والوں کیلئے ایک اور بات لکھ دیتے ہیں

ساری حکومت سے بھی میرا ایمان نہیں خرید سکتا:......

مدیر "الحبیب" لکھتے ہیں

ایک مرتبہ انگریز کمشنر نے ۳۵ مربع زمین کی پیش کش کی، مگر اس مرد قلندر نے کہا، انگریز اپنی تمام حکومت بھی دے دے، تو میرا ایمان نہیں خرید سکتا (ماہنامہ، الحبیب، اکتوبر، ۱۹۷۰)

طالب دعا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم

GhulameNabi786.Blogspot.com

2-june-2016